السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے معانی کے مطابق اخلاق اختیار کرنا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کا مؤرخہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۶ء کا لکھا ہوا مکتوب گرامی موصول ہوا جس میں آپ نے یہ سوال بھی پوچھا ہے کہ ایک خطیب صاحب نے خطبۂ جمعہ میں اس بات کی ترغیب دی کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کو اپنایا جائے اور اس کے اخلاق کو اختیار کیا جائے۔ کیا اس کلام کا کوئی وزن اور مقصد ہے اور ان سے پہلے بھی کسی نے یہ بات کی ہے یا نہیں؟۔۔۔۔ الخ

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تعبیر نامناسب ہے لیکن اس کا محمل صحیح ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی صفات کے تقاضے اور اس کے اسماء حسنیٰ کے مطابق اخلاق اختیار کرنے کی ترغیب وتلقین، لیکن یہاں صفات سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ صفات ہیں جن کے تقاضا کے مطابق متصف ہونا مخلوق کے لئے مستحسن ہے۔ یہاں وہ صفات مراد نہیں ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کے ساتھ مخصوص ہیں مثلاً اس کا خلاق، رزاق اور الٰہ ہونا کہ اس طرح کی صفات کے ساتھ موصوف ہونا مخلوق کے لئے ممکن ہی نہیں ہے اور نہ کسی کے لئے یہ دعویٰ کرنا جائز ہے کہ وہ ان صفات سے موصوف ہے، اسی طرح ان صفات سے مشابہ اسماء حسنیٰ کا بھی یہی حکم ہے، لہٰذا یہاں وہ صفات مراد ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ یہ پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندے ان کے تقاضوں کے مطابق اتصاف پذیر ہوں مثلاً علم، قوت حق، رحمت، حلم، جود وکرام اور عفو وغیرہ، چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ علیم ہے تو وہ علماء سے محبت کرتا ہے۔ وہ قوی ہے تو کمزور مومن کی نسبت قوی مومن سے محبت فرماتا ہے۔ وہ کریم ہے۔ کرم کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ وہ رحیم ہے۔ رحم کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ وہ معاف کردینے والا ہے، معاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔۔۔۔۔ الخ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی یہ صفات اور اس کی دیگر صفات مخلوق کی نسبت اکمل واعظم ہیں بلکہ خالق اور مخلوق کی صفات کا کوئی مقابلہ ہی نہیں کیونکہ صفات وافعال میں کوئی چیز اس جیسی نہیں ہے جیسا کہ ذات کے اعتبار سے بھی کوئی چیز اس جیسی نہیں ہے۔ مخلوق کے لئے بس اتنی بات ہی کافی ہے کہ اسے ان صفات کے معانی میں سے کچھ حصہ مل جائے جو اس کے مناسب حال ہو اور پھر وہ اسے دائرۂ شریعت کے اندر استعمال کرے مثلاً اگر کوئی جود وکرم میں شرعی حد سے تجاوز کرے گا تو یہ اسراف ہوگا، اگر کوئی رحمت کے اظہار میں دائرۂ شریعت سے تجاوز کرے گا تو اس سے شرعی حدود وتعزیرات معطل ہوجائیں گی، اسی طرح اگر کوئی شخص شرعی حد سے بڑھ کر معافی دے تو یہ بھی معافی کا غلط استعمال ہوگا۔ یہ چند مثالیں ہیں، اس سلسلہ میں باقی صفات کا بھی یہی حکم ہے۔

علامہ ابن قیمؒ نے اپنی کتابوں ''عدة الصابرین'' اور ''الوابل الصیب'' اورشائد ''مدارج'' اور ''زادالمعاد'' کے علاوہ دیگر کتابوں میں بھی اس مسئلہ کو بیان فرمایا ہے، چنانچہ ''عدة'' اور ''وابل'' کے حوالے پیش خدمت ہیں۔

علامہ ابن قیمؒ ''عدة الصابرین'' کے ص ۳۱۰ پر رقم طراز ہیں کہ جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ حقیقی معنوں میں شکور ہے تو اپنی مخلوق میں سے اسے وہ شخص زیادہ پسند ہوگا جو صفت شکر سے متصف ہو اور اسے وہ بے حد ناپسند ہوگا جو صفت شکر کو معطل کردے یا ناشکری کی صفت سے موصوف ہو۔ اسی طرح اسماء حسنی کا معاملہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق میں سے وہ سب سے زیادہ پسند ہیں جو اسماء حسنی کے موجب متصف ہوں اور وہ اسے سب سے زیادہ ناپسند ہیں جو ان کے اضداد کے ساتھ موصوف ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو کافر، ظالم، جاہل، سنگدل، بخیل، بزدل اور ذلیل وکمینہ انسان سے نفرت ہے جب کہ وہ ذات گرامی جمیل ہے تو حسن وجمال سے اسے محبت ہے۔ وہ علیم ہے تو علماء کو وہ پسند فرماتا ہے۔ وہ رحیم ہے تو رحمدل لوگوں پر اسے پیار آتا ہے۔ وہ محسن ہے تو وہ احسان کرنے والوں کو چاہتا ہے۔ وہ ستیر ہے تو اہل ستر سے اسے محبت ہے۔ وہ قادر ہے تو عجز ودرماندگی پر ملامت کرتا ہے اور کمزور مومن کی نسبت قوی مومن کو زیادہ پسند فرماتا ہے۔ وہ معاف کرنے والا ہے تو معاف کرنے والوں کو پسند بھی کرتا ہے۔ وہ وتر ہے تو وتر سے محبت کرتا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کو جس جس چیز سے بھی محبت ہے تو وہ اس کے اسماء وصفات کے آثار وموجبات ہیں اور جس جس چیز سے بھی اسے نفرت ہے تو وہ اس کے اسماء وصفات کی منافی ومخالف اشیاء ہیں۔

اسی طرح علامہ ابن قیمؒ نے ''الوابل الصیب'' ص: ۴۲ پر لکھا ہے کہ جو رب جل جلالہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے کہ وہ عطا فرماتا ہے اور لیتا نہیں، وہ کھانا کھلاتا ہے اور خود کھاتا نہیں، وہ سب سے بڑھ کر جود وسخا کا مظاہرہ فرمانے والا ہے، وہ سب سے زیادہ کرم فرمانے والا ہے۔ مخلوق میں سے بھی اسے سب سے زیادہ پسند وہ ہے جو ان صفات کے تقاضوں سے موصوف ہے کہ وہ کریم ہے، کرم کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے، وہ عالم ہے، علماء کو پسند فرماتا ہے، وہ قادر ہے بہادر لوگوں سے اسے محبت ہے، وہ جمیل ہے، حسن وجمال کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔''

امید ہے کہ میں نے جو کچھ ذکر کیا یہ کافی ہوگا اور اس سے فائدہ بھی حاصل ہوگا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو دین میں فقاہت (سمجھ) عطا فرمائے اور دین کے حق کو ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ